سوال

میں اپنی بیوی سے مناقشہ کر رہا تھا، میرے اور بھائی کے درمیان کچھ حساب وکتاب تھا بھائی اوپر والی منزل پر رہتا ہے میں نے بیوی سے کہا : ابھی اوپر جاؤ اور میرے بھائی سے پیسے لاؤ اگر نہ لائی تو طلاق (وضاحت یہ ہے کہ : میرے بھائی کے ذمہ کچھ پیسے تھے ، اور میری بیوی کی کمیٹی کے پیسے میرے بھائی کے پاس تھے جب بیوی نے میرے بھائی سے کمیٹی کی رقم مانگی تو اس نے کہا تم اپنے خاوند سے لے لو، تو مجھے اس سے تنگی ہوئی اور میں نے اسے کہا تیرے اور اس کے درمیان جو حساب ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں ، میرے اس کے پاس کچھ پیسے ہیں ، اور مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ میں اس سے کیسے لوں ، میرے اور بیوی کے مابین جھگڑا ہو گیا ، اور میں نے اسے کہا : ابھی اوپر جاؤ اور جا کر اس سے پیسے لو وگرنہ طلاق ، تو اس نے اوپر جانے سے انکار کر دیا اور جا کر سو گئی " میں نے اب اسے چھوڑ رکھا ہے ، آیا اب اسے طلاق ہو گئی ہے ، اور میں اسے کیسے واپس لا سکتا ہوں ، اور شادی کے پندرہ برس بعد یہ پہلی طلاق تھی ، ہمارے تین بچے بھی ہیں

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد از اں :

آپ کا بیوی کو کہنا : " مجھ پر طلاق ابھی اوپر جاؤ اور اس سے پیسے لو " یہ طلاق کی قسم ہے ، اور جمہور علماء کرام کے ہاں قسم توڑنے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی ، چنانچہ اگر بیوی نے وہ کام نہ کیا جو خاوند نے چاہا تو ایک طلاق واقع ہو جائیگی ، اور آپ کو عدت کے اندر اندر رجوع کرنے کا حق حاصل ہے ، جب یہ پہلی طلاق ہو

رجوع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو کہے میں نے تجھ سے رجوع کیا ، یا میں نے تجھے رکھ لیا

مزید آپ سوال نمبر (11798) کے جواب میں مطالعہ ضرور کریں

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ : یہ قسم اٹھانے والے کی نیت پر منحصر ہے ، اگر تو اس نے طلاق کا ارادہ کیا تو طلاق ہو جائیگی ، اور اگر اس نے طلاق کا ارادہ نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی ، لیکن اس نے بیوی کو اس فعل پر ابھارنے کے لیے قسم اٹھائی تھی ، تو یہ قسم ہوگی ، اور اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا

یہی قول راجح ہے کہ اس سے طلاق نہیں ہوتی ، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" راجح یہ ہے کہ جب طلاق کو قسم کی جگہ استعمال کیا جائے ، وہ اس طرح کہ اس سے کسی چیز پر ابھارنا یا منع کرنا یا تصدیق یا تکذیب کرنا یا تاکید کرنا مقصود ہو تو یہ قسم کے حکم میں ہے

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں ؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں ، اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ، تحقیق اللہ تعالی نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے ، اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی پورے علم والا حکمت والا ہے التحریم (1-2).

تو اللہ سبحانہ و تعالی نے تحریم کو قسم بنایا ہے ، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر تخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی"

اسے بخاری نے روایت کیا ہے

اور اس شخص نے طلاق کی نیت نہیں کی، بلکہ قسم کی نیت کی ہے، یا پھر قسم کے معنی کی نیت کی، چنانچہ جب وہ اس کو توڑے گا تو اس کے لیے قسم کا کفارہ کافی ہو گا، یہی قول راجح ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (754/2).

اس بنا پر آپ قسم کا کفارہ ادا کریں، اور طلاق واقع نہیں ہوئی، اگر آپ نے طلاق واقع نہ ہونے کا قصد رکھتے تھے

قسم کے کفارہ کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (45676) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

128802